Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 1234 1234
ISSN(P): 1234 1234
al-marjan.com.pk

Article QR

An introductory study of Maulana Ismail Sajid's personal life and religious services

مولانا اسماعیل ساجد کے شخصی احوال اور دینی خدمات کا تعارفی مطالعہ

Authors

1. Atta ur Rehman
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, D.G. Khan, Pakistan.
inamurrehman2222@gmail.com

2. Dr Hafiz Jamshed Akhtar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha, Pakistan.

3. Hafiz Abdul Rahman Madni
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, BZU, Multan, Pakistan.

Citation

Atta ur Rehman and Dr Hafiz Jamshed Akhtar and Hafiz Abdul Rahman Madni " An introductory study of Maulana Ismail Sajid's personal life and religious services." Al-Marjān Research Journal, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 79− 94.

History

Received:Sep 01, 2024, **Revised**: Sep 22, 2024, **Accepted**: Oct 13, 2024, **Available Online**: Oct 23, 2024.

Publication, Copyright & Licensing

HEC "Y" Category

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

Copyright Muslim Intellectuals Research CenterAll Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International Licens

An introductory study of Maulana Ismail Sajid's personal life and religious services

مولانا اسماعیل ساجد کے شخصی احوال اور دینی خدمات کا تعارفی مطالعہ

*عطاالرحمن *ڈاکٹر حافظ جمشید اختر *حافظ عبدالرحمن مدنی

Abstract

Among the districts of South Punjab, Rajanpur district is an important district. There are many personalities associated with this district who have performed religious, social and educational services. One of these social and religious figures is Maulana Ismail Sajid. He belongs to Tehsil Jamhoor. He has performed social, religious, invitational and preaching services throughout the region. While he served for the welfare of the people of the area from social aspects, he has also fulfilled the responsibility of religious and educational service. In the following lines, an introductory review of his personality and his social and religious services are being presented.

Keywords: Jampur, Social and Religious Personalties, Southern Punjab, Rajanpur

تمہید

کئی شخصیات ایسی ہوتی ہیں کہ جو اپنی سماجی، دینی، دعوتی و تبلیغی اور ملی خدمات کی وجہ سے اپنے علاقہ کی پہچان بن جاتی ہیں۔ انہی شخصیات میں سے ایک شخصیت مولانا اسماعیل ساجد ہیں۔ آپ کا تعلق تحصیل جامپور، ضلع راجن ہور سے ہے۔ آپ ایک کثیر الجہت شخصیت ہیں۔ آپ کے علمی آثار و تصانیف کثیر ہیں۔ اس ریسرچ آرٹیکل کے بنیادی سوالات درج ذیل ہیں: مولانا اسماعیل ساجد کے شخصی احوال کیا ہیں؟ مولانا اسماعیل ساجد نے تحصیل جامپور میں کیا نمایاں دینی خدمات سرانجام دی ہیں؟ آپ کی سماجی و فلاحی خدمات کا دائرہ کار کیا ہے؟ ذیل کی سطور میں آپ کا تعارف اور آپ کی سماجی و دینی خدمات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مبحث اول: شخصی احوال

مولانا اسماعیل ساجد 1967ء گجن والا کھو تحصیل عارف والا میں بروز جمعہ المبارک کو ولادت ہوئی آپکا تعلق جٹ سدھو خاندان سے ہے۔[1] آپ کے آباؤ اجداد سکھ مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ ہندوستان میں ضلع فیروز پور کے علاقہ میں رہتے تھے۔ تقسیم ہندوستان کے وقت آپ کے والد محترم ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے اور مختلف علاقوں میں کچھ عرصہ تک قیام کیا۔ موصوف کے والد کے تین بھائی ایک برکت علی، محمد علی، عزیز محمد برکت علی بہاولنگر کے ایک گاؤں 78 چک میں مقیم ہوئے۔ پھر حکومت پاکستان کی طرف سے آپ کے قبیلہ میں سے چند لوگوں کو پاکپتن، بورے والا میں زمین الاٹ ہوئیں۔ آپ کے والد محترم عزیز محمد، اور چچا محمد علی بھی اپنی اولاد کے ساتھ وہاں پہ تشریف لے گئے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ آپ کے خاندان کے کچھ افراد کو زمینیں جنوبی پنجاب کے ضلع ڈیرہ غازی خان کے علاقہ جام پور میں الاٹ ہوئی

* ایم فل اسکالر، شعبہ اسلامیات، غازی یونیورسٹی، ڈی جی خان، پاکستان۔
* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا، پاکستان۔
* پی ایچ ڈی اسکالر، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، پاکستان ۔

[1] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.

اس وقت جامپور ضلع ڈیرہ غازی خان کا حصہ ہوتا تھا۔ بعد ازاں آپ کے والد عارف والا سے جامپور تشریف لے آئے۔ آپ کے والد کے ساتھ آپ کے خاندان کے اور بھی افراد تھے۔ لیکن وہ زیادہ عرصہ جام پور کی سرزمین پر نہ رہ سکے انہوں نے اپنی زمینیں بیچ کے اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔ اور پھر وہ دوبارہ عارف والا، بورے والا، پاکپتن کے علاقوں میں چلے گئے۔ لیکن آپ کے والد محترم نے یہ فیصلہ نہ کیا اور جامپور میں مقیم رہے۔

الف: موصوف کے والد کی شادیاں

مولانا محمد اسماعیل ساجد کے والد محترم نے دوشادیاں کی تھیں۔ پہلی شادی سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام محمد امین ہے۔ محمد امین کی والدہ ہندوستان میں ہی وفات پا گئیں تھیں۔ محمد امین نے اپنی ساری زندگی ہی کھیتی باڑی میں بسر کی اور اپنی زندگی کا اکثر حصہ جام پور میں بسر کیا۔ لیکن جب والد کی وفات ہوئی تو کافی عرصہ بعد دوبارہ اپنے خاندان بورے والا، عارف والا میں رہنے کا فیصلہ کیا۔ تو انہوں نے اپنی حصے کی ملی ہوئی زمین کو فروخت کیا۔ اور پھر دوبارہ اپنے بچوں سمیت عارف والا میں تشریف لے گے۔ اور بقیہ زندگی ادھر ہی بسر کی۔

موصوف کے والد محترم نے دوسری شادی تو اس سے چھ بچے پیدا ہوئے تین بھائی اور تین بہنیں۔ موصوف کے بڑے بھائی کا نام مولانا محمد یاسین راہی ہے جنہوں نے اپنی زندگی دین اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ دوسرے بھائی کا نام ماسٹر محمد اسلم ہے۔ جو کہ کافی عرصہ تک سرکاری ٹیچر بھی رہے۔ اس کے بعد کپڑے کا کام بھی کرتے رہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کھیتی باڑی کا کام بھی جاری رکھا۔ لیکن کچھ عرصہ پہلے وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ رب العزت ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ سب سے چھوٹے اور تیسرے نمبر پر بھائی مولانا محمد اسماعیل ساجد ہیں۔[2]

ب: ابتدائی تعلیم

موصوف نے اپنی تعلیم کا آغاز جام پور کی محمدی مسجد سے کیا۔ موصوف نے نورانی قاعدہ قاری عبد المجید صاحب سے پڑھا اور اسی طرح ناظرۃ القران قاری عبد الرحمن صاحب سے پڑھا تھا۔ اور اسی کے ساتھ موصوف نے اپنی دنیاوی تعلیم کیلئے گورنمنٹ سکول نمبر 3 جمن شاہ جامپور میں داخلہ لیا۔ بچپن ہی سے موصوف کو لکھنے پڑھنے کا انتہائی زیادہ شوق تھا موصوف نے پرائمری تک تعلیم گورنمنٹ سکول نمبر تین جمن شاہی سے حاصل کی تھی۔ اپنی تمام کلاسز میں نمایاں پوزیشن کے ساتھ کامیابیاں حاصل کرتے رہے۔ چھٹی کلاس کے لیے گورنمنٹ ہائی سکول جام پور میں داخلہ ہوا اور وہاں پر مڈل تک تعلیم حاصل کی تھی۔

دینی تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے آپ نے ریگولر کلاسیں لینا تو چھوڑ دی تھیں۔ لیکن آپ نے دوران طالب علمی دینی تعلیم کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے میٹرک کے امتحان کے لیے پرائیویٹ داخلہ بھیج دیا۔ اور پھر آپ خود ہی اس کی تیاری کرتے رہیں تھے۔ آپ نے میٹرک کا امتحان دیا اور اس میں بہت ہی اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کی تھی۔[3]

ج: اعلیٰ تعلیم

بچپن سے موصوف کو دنیاوی تعلیم سے زیادہ دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ اور یہ شوق اور جذبہ انہی کی والدہ کی محنت کا نتیجہ تھا۔ ہمیشہ آپ کو تلقین کرتیں تھیں کہ بیٹا آپ نے دین کا عالم بننا ہے۔ اور دین کی خدمت کا کام کرنا ہے کیونکہ ان کے خاندان میں کوئی بھی ایسا فرد نہیں تھا۔ کہ

---

[2] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.
[3] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, Shām 6 Baje.

جو ان سے پہلے عالم دین، حافظ قرآن بنا ہوا۔ موصوف کے بڑے بھائی مولانا محمد یاسین راہی حفظہ اللہ ہمیشہ ہی والد کی طرح سرپرستی فرماتے تھے۔ جس وقت موصوف نے مڈل کا امتحان دیا تو موصوف کے بڑے بھائی مولانا محمد یاسین رائی حفظہ اللہ نے آپ کو دارالحدیث محمدیہ عام خاص باغ دولت گیٹ ملتان میں داخل کروایا تاکہ آپ وہاں پر دینی تعلیم کو حاصل کر کے علاقہ بھر کی محرومیت کو ختم کر سکیں۔ جس وقت موصوف رحمہ اللہ کا داخلہ دارالحدیث محمدیہ میں ہوا تو اس وقت ان کی عمر 13 سال تھیں۔ سات سال تک اسی ادارے میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور اسی ادارے سے عالم کی ڈگری حاصل کی تھیں۔[4]

ح: اسماعیل نام رکھنے کی وجہ

موصوف کی والدہ مرحومہ نے عید الاضحی کے موقع کے پر ایک مولانا صاحب کا خطاب سنا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کے حوالے سے تذکرہ فرمارہے تھے۔ تو موصوف کی والدہ نے اسی دن سے یہ ارادہ کیا کہ اگر مجھے اللہ تعالی بیٹا دے گا۔ تو اب میں اس کا نام اسماعیل رکھوں گی۔ اور اس کو اسی طرح دین اسلام کی خدمت کے لیے وقف کروں گی موصوف کی والدہ کا یہ اللہ سے کیا ہوا وعدہ انہوں نے اپنی محنت کوشش سے اپنے بیٹے کا نام اسماعیل بھی رکھا۔ اور ان کو دین کی تعلیم بھی دلواتی رہیں۔ اور ہمیشہ تلقین کرتے رہیں کہ بیٹا آپ نے بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح قوم کا قائد بننا ہے۔ تو یہ والدہ کی دعائیں اور محنتوں کے نتیجے سے ہی اللہ رب العزت نے عالم دین بھی بنایا اور اللہ رب العزت ابھی تک دین اسلام کی ترویج کے لیے خدمت لے رہے ہیں الحمدللہ۔[5] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى وَالِدِهِ اَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ"[6]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم لوگ قیامت کے دن اپنے اور اپنے آباء واجداد کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہذا تم اچھے نام رکھو۔"

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

"تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ"[7]

"انبیاء کے ناموں پر نام رکھو"

د: اساتذہ

موصوف نے بڑے مشائخ، مفتیان اور علماء سے دین کی تعلیم کو حاصل کی جن کا شمار کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں

1. شیخ التفسیر والحدیث عبدالرحمن چیمہؒ
2. استاد الحدیث مولانا عبدالعزیز عالمگیریؒ
3. استاد الحدیث شیخ مولانا عبدالحق رحمہ اللہ
4. شیخ الحدیث محدث محمد یعقوبؒ
5. استاد الحدیث شیخ مفتی اعظم مفتی اللہ بخش ملتانی ؒ
6. استاد الحدیث شیخ قاری عبدالغنیؒ
7. استاد الحدیث شیخ عبدالرحمنؒ
8. استاد الحدیث شیخ عبدالرشید غیورؒ
9. شیخ علامہ محمد رفیقؒ (سمندری والے)
10. استاد الحدیث شیخ مولانا عبدالرحمن عظیمیؒ

---

[4] Muhammad Ismāʿīl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.
[5] Muhammad Ismāʿīl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, Shām 6 Baje..
[6] : Aḥmad ibn Ḥusayn, *Shu'ba al-Īmān* (Indiyā: Maktabah Na'īmīyah, 2005), 2:138.
[7] Abūdā'ūd, *Sunan Abī Dā'ūd* (Karāchī: Maktabah al-Shaykh, 2006), 2:78.

11. شیخ التفسیر والحدیث شیخ سلطان محدث جلال پوریؒ

یہ دارالحدیث محمدیہ ملتان کے اس وقت مہتمم ہوا کرتے تھے۔ گاہے بگاہے وہ مرکز میں تشریف لاتے اور تمام طلباء کرام کو درس دیا کرتے تھے۔ موصوف کی اپنے استاد سے بہت ہی گہری محبت تھی۔ جب بھی استاد محترم مرکز میں تشریف لاتے تو ان کی خدمت کے لیے ہمہ وقت حاضر رہتے اور جو بھی وہ درس ارشاد فرماتے تھے۔ اس کو اپنے رجسٹر پر درج فرماتے تھے۔ اور ان کو یاد کر کے اکثر دروس اور خطبات جمعات میں بھی بیان کیا کرتے تھے۔[8]

ر: آپ کی شخصیت

شخصیت فرد کے ذہنی، جسمانی، شخصی، برتاؤ، رویوں، اوصاف اور کردار کے مجموعہ کا نام ہے۔ بالفاظ دیگر اگر سہل انداز میں شخصیت کی تعریف کی جائے تو یہ انسان کے ظاہری و باطنی صفات، نظریات اخلاقی اقدار، افعال احساسات اور جذبات سے منسوب ہے۔[9] آپ کی شخصیت سراپا اخلاق ہیں۔ دوستوں احباب کے ساتھ سے بھی کبھی بناوٹی خوش مزاجی پیش نہیں آئی۔ آپ اپنے ادارے کے مدرسین کے ساتھ انتہائی خوش مزاجی کے ساتھ رہتے ہیں۔ حق اور سچ کی جو بات ہوتی ہے، وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو اسے کہہ دیتے ہیں اور اگر کوئی قرآن وسنت کے خلاف عمل کر رہا ہو تو پھر اس کو روک دیتے ہیں اور اپنے حلقہ احباب میں مکمل طور پر دینداری کو قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ز: مہمان نوازی

موصوف کے دیگر خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے۔ کہ موصوف مہمان نواز ہیں کوئی بھی آپ کے پاس مہمان آئے اس کو کھانا کھلائے بغیر نہیں بھیجتے اور کوشش کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارا جائے جتنی ممکن ہو سکتی ہے ان کی اتنی زیادہ خدمت کرتے ہیں۔ عید نماز پڑھنے کے لیے دور دراز سے آنے والے لوگوں کے لیے اپنے گھر میں کھیر تیار کرواتے ہیں اور آنے والے مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں۔ عید الفطر کے موقع آپ اپنے مسلمان بھائیوں میں کھجوروں کی تقسیم کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عید الفطر ادا کرنے سے پہلے طاق عدد میں کھجوریں کھاتے تھے۔ تو کھجوروں سے احباب کی ضیافت کروا کر حدیث پر عمل کرواتے ہیں۔ سالانہ اجتماعات کے موقع پر اپنے خصوصی مہمانوں کے لیے اپنے گھر ہی میں کھانا تیار کروا کر ان کی ضیافت کرتے ہیں۔[10]

ذ: شوق مطالعہ

موصوف کو علم سے محبت ہے اور اکثر اوقات کسی نہ کسی کتاب کو اپنے مطالعے میں رکھتے ہیں۔ اور اب تو یہ ترتیب شروع کی ہوئی ہے کہ جو کتاب خود پڑھتے رہتے ہیں۔ اس کا خلاصہ جماعتی احباب میں بھی بیان کرتے ہیں۔ تاکہ ان کو بھی اس کتاب کا فائدہ ہو سکے۔ حضرت موصوف کہ یہ طرز زندگی ہے کہ روزانہ فجر کی نماز سے پہلے تفسیر کا مطالعہ کرتے ہیں اور نماز کے بعد اذکار اور پھر دن سارا اپنے ہاتھ میں تسبیح رکھتے ہیں فضول وقت کو ضائع نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالی کے ذکر واذکار میں اپنی زندگی کو بسر کر رہے ہیں۔ روزانہ رات کو سوتے ہوئے سورۃ الملک، سورۃ سجدہ، سورۃ البقرہ کی آخری آیات اور آخری تین قل اور دیگر سونے کے اذکار مکمل کر کے سوتے ہیں۔ دن میں زیادہ تر اوقات اپنی دینی تعلیم اور دینی خدمت ہی کے اندر بسر کر رہے ہیں۔[11]

---

[8] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.
[9] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, Shām 6 Baje..
[10] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.
[11] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, Shām 6 Baje..

جس وقت موصوف دار الحدیث محمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اسی دوران حکومت پاکستان کا وفاق المدارس السلفیہ کا الحاق ہوا جو بھی طالب علم عامہ، خاصہ، عالیہ اور عالمیہ کا امتحان دے گا۔ تو اسے ایم اے عربی اور اسلامیات کی ڈگری سے نوازا جائے گا۔ اور حکومت پاکستان اس ڈگری کو مکمل طور پر تسلیم کرے گی۔ اور اپنے تمام شعبہ جات میں یہ ڈگری کار آمد قرار دی جائے گی۔ موصوف نے بھی اپنا داخلہ وفاق المدارس سلفیہ میں بھجوایا اور جس وقت امتحانات کے ایام شروع ہوئے تو پھر فیصل آباد جامعہ سلفیہ حاجی آباد میں امتحان دینے کے لیے پہنچ گئے چھ دن تک وہاں پر قیام کیا اور تمام امتحانات دینے کے بعد اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔ وفاق المدارس السلفیہ کے امتحانات میں موصوف نے بہت ہی اعلی نمبروں کے ساتھ کامیابی حاصل کی اور خصوصا جنوبی پنجاب کے تمام اداروں میں اول پوزیشن پر رہے۔ اور اسی طرح عامہ، خاصہ، العالیہ اور العالمیہ کی تمام اسناد میں ممتاز حیثیت سے کامیابی حاصل کی تھی۔[12]

س: دورہ تفسیر القرآن اور لغۃ عربیہ

اس وقت کے بہت بڑے محدث علامہ مفتی شیخ التفسیر والحدیث مولانا محمد یعقوب رحمہ اللہ سے دار الحدیث محمدیہ عام خاص باغ ملتان میں دورہ تفسیر القران کیا تھا۔[13] دورہ لغۃ الاسلامیہ کے لیے فضیلتہ الشیخ ابرار ظہیر رحمہ اللہ کے پاس میاں چنوں میں پہنچ گئے۔ اور اس دورہ میں نمایاں پوزیشن کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ اور دورہ لغتہ الاسلامیہ کی ڈگری میاں چنوں سے حاصل کی تھی۔

مبحث ثانی: تبلیغی خدمات

موصوف میں علاقے کی پسماندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے تبلیغ کا بہت زیادہ ذوق اور شوق تھا۔ اس میں مختلف ذرائع سے تبلیغ کو سر انجام دیتے رہیں۔ جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

الف: اجتماع

ایک ایسا اجتماع کرنا انتہائی زیادہ ضروری تھا۔ کہ جس میں بہت زیادہ لوگ جمع ہو کر دین کو سیکھ سکیں اور مزید لوگوں کے **اندر** دین کو سیکھنے اور ابلاغ کا شوق پیدا کیا جاسکے۔ اس کے لیے ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جو کانفرنس 05 جون 1991 کو مرکز اہلحدیث میں ہی منعقد کی گئی تھی۔ اور اس میں ملک بھر کے جید علمائے کرام کو خطابات کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔ جس میں حضرت مولانا حافظ عبد اللہ شیخوریؒ، مولانا محمد حسین شیخوریؒ، مولانا محمد نعیم بٹ حفظہ اللہ اور مولانا سید ضیاء اللہ شاہ حفظہ اللہ کے علاوہ جید علماء کرام تشریف لائے تھے۔ اس کانفرنس کا اتنا زیادہ فائدہ ہوا کہ علاقہ بھر میں دین کی تبلیغ اور دین کو سیکھنے کا مزید شوق پیدا ہوا۔ کئی گھرانے اسی کانفرنس کو سن کر توحید و سنت کے پابند ہو گئے تھے۔ اور آج ان کی نسلیں دین اسلام کی تبلیغ کے لیے اپنی خدمات کو مختلف علاقہ جات میں سر انجام دے رہی ہیں۔[14]

ب: ماہانہ دروس

موصوف کی محنتوں کے ساتھ علاقہ بھر میں مساجد کا ایک بہت بڑا جال بچھ چکا تھا۔ لیکن علاقہ بھر کے لوگ انتہائی زیادہ غربت کے باوجود ہر ماہ پروگرام کرنا ان کے لیے نہ مشکل معلوم ہوتا تھا۔ تو موصوف نے علاقہ بھر کے جید علمائے کرام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے فی سبیل اللہ درس و تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ تقریبا ہر مسجد کے اندر کسی نہ کسی روز درس کا اہتمام کیا جاتا اور لوگ اس میں شریک ہو کر اپنی زندگی کو دین اسلام کے

[12]Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, Shām 6 Baje..
[13] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.
[14] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, Shām 6 Baje..

مطابق گزارنے والے بن چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ابھی تک ایسے ہی جاری و ساری ہے اللہ رب العزت اس محنت کو اپنی بارگاہ عالیہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔

کئی بستیوں کا وزٹ کرتے ہیں تو انتہائی زیادہ افسردہ ہوتے ہیں۔ اور وہاں پر اکثریت ایسی ہوتی کہ جو دین سے بہت زیادہ ناواقف تھے۔ لیکن ان کے علاقوں میں گاہے بگاہے جا کر ان کے محلوں میں، ان کی بستیوں میں، ان کے ڈیروں پر تشریف لے جا کر ان کو دین کی دعوت دیتے اور آج اکثریت وڈیرے قسم کے لوگ بھی دین اسلام کی دعوت کو قبول کر کے اپنی زندگی کو دین اسلام کے مطابق گزار رہے ہیں۔[15]

ج: تبلیغی جماعت کا قیام

جام پور کے ساتھ کیونکہ بلوچستان اور سندھ کا علاقہ جات لگتے ہیں۔ ان کے علاقوں کی اکثر بستیاں ایسی بھی ہیں۔ جس میں مساجد تو کیا دین کی دعوت دینے والا کوئی فرد بھی موجود نہیں ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی اکثریت بھی ملتی ہر سال ایسے علاقوں میں جانے کا عزم کیا جہاں پر لوگ بالکل دین سے ناواقف ہیں۔ وہاں پر جا کر لوگوں کو کلمہ سکھانا ان کو نمازیں یاد کروانا، طہارت، کفن، دفن کے مکمل احکام و مسائل کے مطابق ان کو آگاہی کروانا ان کا عظیم مشغلہ تھا۔ اسی محنت اور جذبہ کے نتیجے میں کئی غیر مسلم مسلمان بھی ہوئے اور ان کو کلمہ بھی پڑھایا۔[16]

رسول ﷺ کا تبلیغ اسلام اور امر بالمعروف نہی عن المنکر کے بارے فرماتے ہیں:

"مَن رأى منكم منكرًا فليُغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الإيمان "[17]

کہ تم میں سے جو کوئی برائی کو دیکھے وہ اسے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی استطاعت نہ وہ تو زبان سے روکے، اگر اس کی استطاعت نہ وہ تو دل میں برا جانے، اور یہ سب سے کم درجہ کا ایمان ہے۔

د: خطابت

موصوف نے پہلا خطبہ خطبہ المبارک جامعہ محمدیہ اہل حدیث بستی چھینہ میں پڑھایا۔ اور وہاں پر دینی پروگرامز بھی کرتے رہے۔ موصوف کی دینی محبت، محنت اور لگن کو دیکھ کر اساتذہ نے جامعہ مسجد اہل حدیث ممتاز آباد ملتان میں ہی خطیب مقرر کر دیا تھا۔ تو دوران طالب علمی ہی اپنی خطابت کا آغاز کر دیا تھا۔ آپ کا انداز گفتگو علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ جیسا ہے۔ دلائل کیساتھ مزین، ولولہ انگیز، خطاب حالات حاضرہ کے مطابق فرماتے ہیں۔ اکثر ریلیوں اور مشترکہ کانفرنسوں میں اہم خطاب کے لیے موصوف کو مدعو کیا جاتا ہے۔ ملتان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد موصوف اپنے شہر جام پور تشریف لے آئے۔ مرکز اہل حدیث عرفان آباد کالونی میں نائب خطیب کے طور پر مقرر کیے گئے۔ اور آج تک یہی پر فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ ادارے کی مصروفیت کی وجہ سے کسی ایک جگہ مستقل طور پر خطانت نہ کر سکے۔ لیکن ملک اور بیرون ملک میں خطاب کے لیے تشریف لے جاتے ہیں۔ لاہور، گجرانوالہ، فیصل آباد، اسلام آباد، راولپنڈی، جہلم، آزاد کشمیر، چیچہ وطنی، ساہیوال، جہانیاں ،ملتان، راجنپور اور جدہ میں اکثر خطابات کے لیے تشریف لے کر جاتے ہیں۔ انکے علاوہ اور بھی دیگر علاقہ جات میں تبلیغی پروگرامز کے لیے تشریف لے کر جاتے ہیں۔[18] موصوف ساری زندگی ابلاغ دین اس حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

[15] Muhammad Ismāʿīl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.
[16] Muhammad Ismāʿīl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, Shām 6 Baje..
[17] : Yahyā Nawwi, Ryadh al Salihen(Lahore: Darusālām, 2015), 2: 184.
[18] Muhammad Ismāʿīl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.

"نَضَّرَ اللّٰہ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ۔ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ[19]

ر: مولانا کی دینی خدمات اور جامعہ محمدیہ جامپور کا سنگ بنیاد

جس وقت موصوف دار الحدیث محمدیہ عام خاص باغ ملتان میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اور اپنے اخری مراحل میں پہنچے جامعہ محمدیہ جام پور کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقع پر موصوف بھی موجود تھے۔ اور سنگ بنیاد رکھنے والی عظیم شخصیات میں امام کعبہ شیخ سعود الشریم حفظہ اللہ نے رکھا ۔اس موقعہ پر موصوف کے بڑے بھائی فضلیتہ الشیخ مولانا یسین راہی حفظہ اللہ ، پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبد الکریم حفظہ اللہ ، ملک واحد بخش بھٹی ،اور ملک منظور بھٹی رحمہ اللہ بھی موجود تھے۔ جامعہ محمدیہ کی سنگ بنیاد 1990 میں رکھا گیا تھا۔ جامعہ محمدیہ جامپور کا کل رقبہ تقریباً تین کنال پر مشتمل ہے۔[20] مدرسہ جامعہ محمدیہ رسول ﷺ کے چبوترا صفہ کے اس مشن تعلیم و تعلم کو زیر نظر رکھتے ہوئے بنایا گیا:

> "صفہ سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہتے ہیں، عہد نبویہ میں تحویل قبلہ کے بعد مسجد نبوی کے شمال مشرق میں مسجد سے متصلاً ایک چبوترہ بنایا گیا، جس پر سایہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا، اس چبوترہ کو صفہ کہا جاتا ہے، اس جگہ قیام کرنے والے صحابہ کرام کو اصحاب صفہ کہا جاتا ہے ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو مسافر ،ضعفائے مسلمین وفقرائے مہاجرین اور وہ مساکین جن کا گھر بار نہیں ہوتا تھا، وہ حضرات بار گاہِ نبوت ورسالت میں حاضر ہوتے اور اسی چبوترے میں قیام فرماتے تھے، موجودہ توسیع کے اعتبار سے ریاض الجنہ کے پیچھے ، باب جبرئیل یا باب النساء سے داخل ہونے کے بعد بائیں جانب واقع ہے، مقام صفہ کا طول وعرض چالیس مربع فٹ ہے "[21]

ز: جامعہ محمدیہ کا وفاق المدارس السلفیہ پاکستان سے الحاق

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان بورڈ سے منظور شدہ ادارہ ہے۔ جامعہ محمدیہ اہلحدیث جامپور بھی اسی ادارے سے الحاق رکھتا ہے۔ ضلع راجنپور میں ہر سال جامعہ محمدیہ جامپور کو ہی سنٹر بنایا جاتا ہے۔ طلباء اس ادارے کے تحت امتحانات دیے کر ایم اے اسلامیات، ایم عربی کی ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں۔[22]

ذ: تدریس

آپ مشکوٰۃ المصابیح، بلوغ المرام، نخبتہ الاحادیث، قواعد النحو، قواعد الصرف، ابواب الصرف، علم النحو، علم الصرف، آسان عربی، تقویتہ الایمان اور ترجمہ القرآن وغیرہ پڑھاتے رہیں ہیں۔

س: شعبہ ناظرہ القرآن

قرآن وسنت کی ترویج کے لیے اس ادارہ میں سب سے پہلے ناظرۃ القران کے شعبہ کو قائم کیا گیا۔ اور اس میں مقامی طلباء صبح اور شام آکر قرآن مجید کی تعلیم کو حاصل کرتے تھے۔ پھر جیسا ہی تعداد میں اضافہ ہوا تو پھر حفظ القران کی کلاس کا آغاز کیا گیا۔ علاقہ بھر کی پسماندگی کو دیکھتے ہوئے مقامی ادارے کو اقامتی ادارے کے اندر تبدیل کیا گیا۔ علاقہ بھر کے اکثریت لوگ یہاں پر اپنے بچوں کو داخل کرواتے اور قرآن وسنت کی تعلیم دلواتے تھے۔ اس جامعہ کے ابتدائی اساتذہ میں سے مولانا اشرف حنیف رحمہ اللہ، مولانا محمد یاسین راہی حفظہ اللہ، مولانا محمد اسماعیل ساجد حفظہ اللہ، قاری یونس حفظہ اللہ المعروف شکوری، قاری غلام اللہ ربانی حفظہ اللہ تھے۔

---

[19] : Aḥmad ibn Ḥusayn, *al-Jāmi' Shu'ba al-Īmān* (Nāshirūn: Maktabah al-Rashīd, 2000), 2:274.
[20] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.
[21] : M. A. Ma'bwd, *Ta'rīk Medinah munawrah*(Nāshirūn: Maktabah Reḥmaia,2016), 155.
[22] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, Shām 6 Baje..

ش: مقابلہ جات بین المدارس

اس ادارے کو اتنی زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی کہ ضلع راجن پور کے اکثر طلباء کا رخ اس طرف ہو گیا۔ جس وقت تعداد حد سے بڑھ جاتی تھی وسائل کی کمی کی وجہ سے طلباء کو ڈیرہ غازی خان ادارے میں منتقل کر دیا جاتا تھا۔ ڈاکٹر حافظ عبد الکریم حفظہ اللہ ناظم اعلی مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے تقریبا 500 اداروں کے درمیان مقابلہ کروایا تو اس مقابلہ میں پہلی تینوں پوزیشنیں جامعہ محمدیہ اہل حدیث جام پور کے طلباء نے ہی حاصل کی تھی۔

ط: دورہ تفسیر القرآن

مولانا محمد اسماعیل ساجد ایک مستند عالم دین ہیں۔ موصوف کی قابلیت کو دیکھتے ہوئے دورہ تفسیر القرآن، ترجمہ کلاس کا آغاز کیا گیا۔ جس میں دور دراز سے لوگ دورہ تفسیر القرآن، ترجمۃ القران پڑھنے کے لیے تشریف لاتے اور مدرسے کے طلباء بھی ترجمۃ القران سیکھتے تھے۔

ظ: شعبہ علوم اسلامیہ

علاقائی ضرورت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے شعبہ علوم اسلامیہ کا آغاز کیا گیا۔ جامعہ محمدیہ اہل حدیث جام پور میں شعبہ علوم اسلامیہ کے لیے پانچ سالہ کورس اور ایک سالہ دورہ تخصص کو شامل کیا گیا۔ شعبہ علوم اسلامیہ جسکا نصاب تعلیم میں ترجمۃ القران، صحیح البخاری، صحیح مسلم سنن ابو داؤد، سنن نسائی، مشکوٰۃ المصابیح، بلوغ المرام، نخبۃ الاحادیث، اصول فقہ، اصول الشاشی، الھدایہ، تفسیر الجلالین، وراثت، ادب، تاریخ، نحو و صرف کے علاوہ کی کتب شامل ہیں۔

ع: دارالافتاء کا قیام

جامعہ محمدیہ کی جانب سے ایک شعبہ دارالافتاء کو قائم کیا گیا۔ حضرت موصوف کے فتوی جات کو ڈویژن بھر میں مستند تسلیم کیا جاتا ہے۔ خصوصا وراثت، نکاح، طلاق، جدید آئن لائن تجارت، حلال و حرام وغیرہ میں حضرت ہی کے فتوی جات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ حضرت موصوف کے پاس اپنے مسالک کے لوگ فتاوی لینے کے لیے تو آتے ہی ہیں۔ لیکن غیر مسالک کے لوگ بھی حضرت ہی سے فتاوی لینے کے لیے آتے ہیں اور حضرت ہی کے فتاوی جات کو راجع سمجھتے ہیں۔

غ: متحدہ مجلس عمل کا مشترکہ جلسہ

متحدہ مجلس عمل کی جانب سے تمام جماعتوں کی ایک بہت بڑی کانفرنس مونسپل کمیٹی کے اندر منعقد کی گئی۔ جس کی سٹیج سیکرٹری کے فرائض موصوف ہی سونپے گئے تھے۔ اہل حدیث کی طرف سے جن علماء کو مدعو کیا گیا ان میں سے حضرت مولانا علامہ سید ضیا اللہ شاہ بخاری حفظہ اللہ، حضرت مولانا قاری عبد الرحیم کلیم ڈیرہ غازی خان اور فضیلۃ الشیخ مفکر اسلام مولانا محمد یاسین راہی حفظہ اللہ تعالی تھے۔ خواجہ محبوب کوریجہ مرحوم نے سید ضیاء اللہ شاہ بخاری کے خطاب کے بعد حضرت کے ماتھے کا بوسہ لیا۔ اور مائک پکڑ کر کہا کہ اب مزید کسی خطاب کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ خطاب کافی ہے خواجہ مرحوم نے یہ بھی کہا کہ میں کوٹ مٹھن میں متحدہ مجلس عمل کی جانب سے ایک بہت بڑی کانفرنس کروں گا۔ جس میں حضرت سید ضیاء اللہ شاہ بخاری حفظہ اللہ لازمی اس کانفرس میں شرکت کریں۔ اور کہا کہ میں ان کو اس پروگرام کی ایڈوانس دعوت دیتا ہوں۔ تو پھر سید ضیاء اللہ شاہ بخاری حفظہ اللہ نے کہا کہ اگر فضیلۃ الشیخ مولانا محمد یاسین راہی حفظہ اللہ مجھے اجازت دیں گے۔ تو میں ان شاءاللہ ضرور پروگرام کے میں شرکت کروں گا۔[23]

[23] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.

ف: اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان سے آپ کی وابستگی:

اہل حدیث یوتھ فورس کی بنیاد علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ اور مولانا شمشاد سلفی رحمہ اللہ نے رکھی۔ اور یہ جماعت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی ذیلی جماعت کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں نوجوانوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اور تاکہ یوتھ اچھے انداز سے دین کی تبلیغ کا کام کر سکے۔ دس سال تک موصوف جنرل سیکرٹری کے عہدے پر فائض رہے۔ موصوف کی خدمات کو دیکھتے ہوئے پھر اگلے انتخابات میں موصوف کو ضلع راجن پور کا صدر مقرر کر دیا گیا۔ صدر کی حیثیت سے آٹھ سال تک دین کی خدمت کا کام کرتے رہے۔ اس میں زیادہ تر جو خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس میں موصوف کا مین ہدف یہ تھا۔ کہ نوجوانوں کو بے راہ روی، فحاشی، عریانی، اور نشہ وغیرہ سے روکا جا سکے۔ اس کے لیے ایک بہت بڑی تحریک قائم کی تھی۔ جو کہ اپنی پوری کامیابی کی منازل کو طے کر دی گئی۔ جس وقت یہ یوتھ بہت زیادہ مضبوط ہو گئی۔ تو موصوف نے اپنی پوری کوشش کے ساتھ ہر چوک پر کھڑے ہو کر دین اسلام کی دعوت دینے کی بھرپور کوشش کی اور دین حقہ کی ترویج کے لیے ہر قسم کے طور، گالیوں کو سنا لیکن اپنے مشن سے ایک ذرہ برابر بھی پیچھے نہ ہٹے اور ہر چوک میں کھڑے ہو کر اللہ کے دین کی سربلندی کا پرچم لہراتے رہے۔[24]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جماعت کو لازم پکڑنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

> عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:" مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ"[25]

مبحث ثالث: مولانا کی سماجی خدمات اور جامعہ محمدیہ فاؤنڈیشن کا قیام

موصوف کے اندر جیسا دینی خدمت کرنے کا جذبہ ہے۔ اسی طرح انسانوں کی خدمت کرنے کا بھی جذبہ موجود ہے۔ جام پور اور اس کے ارد گرد کے علاقہ جات کیونکہ کوہ سلیمان کے دامن میں واقع ہیں۔ جب بھی کبھی کوہ سلیمان پر تیز بارشیں ہوتی ہیں۔ تو پھر یہاں پر سیلاب کی صورت بن جاتی ہے۔ جس سے انسانوں اور جانوروں کا بہت زیادہ مالی وجانی نقصان دیکھنے کو ملتا ہے سلاب کے موقع پر انتہائی زیادہ افسوسناک صورتحال بن جاتی تھی۔ جس کو کور کرنا انتہائی زیادہ نہ مشکل بلکہ ناممکن سا معلوم ہوتا تھا۔ تو موصوف نے اپنے علمی قابلیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے۔ ہر علاقہ کے اندر ایک خدمت کمیٹی کیلئے ایک چیئر مین کو منتخب کیا۔ اور پورے علاقہ جات کے لیے چیئر مین ملک نصیر احمد ببیر کو مقرر کیا۔ اور ان کے ساتھ معاون حضرت مولانا جرنل عبد الرحمن بلوچ کو مقرر کیا گیا۔ یہ ہر علاقہ جات میں الگ طور پر چیئر مین اس لیے بنایا گیا کہ تمام علاقہ جات کے غرابا مساکین اور خصوصا سیلاب کے صورتحال میں وہ مرکز میں انقلاب کرتے رہیں۔ تاکہ ممکن حد تک ان کی امداد کی جا سکے۔ سیلاب کی صورتحال میں جس وقت لوگوں کے گھر تباہ ہو گئے تھے۔ تو موصوف اور ان کے بڑے بھائی مولانا محمد یاسین راہی حفظہ اللہ کی جانب سے اعلان کیا گیا۔

جو بھی بے گھر ہو چکا ہے وہ ہمارے پاس آکر رہنا چاہتا ہے تو وہ ہمارے جامعہ میں آکر رہے۔ ان شاء اللہ اسے تین وقت کا کھانا اور دین کی تعلیم سے بھی آراستہ کیا جائے گا۔ بے سہارا لوگوں کو یہ سہارا ملنا کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔ سیلاب کی صورت سے بحال ہوئے ہوئے لوگوں کے لیے موصوف اور ان کے بڑے بھائی مولانا محمد یاسین بھائی کی محنت کے ساتھ ہزاروں گھر بنا کر دیے گئے۔ اور اسکے ساتھ کثیر تعداد میں سلائی مشین ،پنکھے، رضائیاں، راشن، خیمے، چارپائیاں، سلنڈر، گرم وسرد کپڑے، واٹر پولر، ایئر کولر، راشن اور نقدی رقم وغیرہ جیسی سہولیات فی سبیل اللہ

---

[24] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.
[25] : Jāmāl u din Yousf, Toḥfatul Ashraf(Nāshirūn: Dārul ghrb āl islami, 1999), 8 : 289.

فراہم کرتے رہتے ہیں۔ اور اس تعاون میں مذہب، قوم، قبیلہ میں کسی کو کوئی ترجیح نہیں دی جاتی بلکہ انسانیت کا درد رکھتے ہوئے مسلم اور غیر مسلم تمام کے لیے مدد کی جاتی ہے۔

حالیہ سیلاب کی صورتحال میں یوتھ فورس کے ورکروں کی جانب سے یہ آواز سننے کو ملی کہ یہ غیر مسلم ہیں ان کی مدد نہ کی جائے جب موصوف نے یہ آواز سنی تو اس بات پر اپنے ورکروں پر بہت زیادہ ناراض ہوئے اور کہا کہ مسلمان غیر مسلم کی تفریق یہاں نہ کرو بلکہ ہم سب ایک اللہ کے بندے اور انسان ہیں تو ہر ایک کی مدد کی جائے۔ غیر مسلم لوگوں نے جس وقت اتنی زیادہ محبت موصوف کی جانب سے دیکھی تو تقریباً گیارہ لوگوں نے وہیں پر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور کئی غیر مسلم لوگ بعد میں مرکز میں آئے اور یہاں پر آکر بھی کلمہ پڑھا اور مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔

الف: فی سبیل اللہ ہینڈ پمپ

جام پور کے ارد گرد کے اکثر علاقہ جات جہاں پر پانی صاف نہیں ہے۔ اکثر لوگ آکر موصوف سے یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں کوئی صاف پانی کا انتظام کروا کر دیا جائے بہت دور سے پانی لے کر آتے ہیں۔ اور اکثر تو گندہ پانی پی کر گزارا کر لیتے ہیں آپ کوئی ہم پر شفقت فرمائیں۔ تو اس درد کو سمجھتے ہوئے موصوف نے الگ طور پر ایک کمیٹی تشکیل دی کہ علاقہ بھر میں اس محرومیت کو بالکل ختم کیا جائے۔ اس کے لیے چیئر مین حضرت مولانا ملک نصیر احمد ببر صاحب کو مقرر کیا گیا۔ اور اس کے معاون کیلئے عطاء الرحمن ساجد کو مقرر کیا گیا۔ یہ علاقہ بھر میں جا کر پہلے وزٹ کرتے ہیں۔ اور ان کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے وہاں پر پانی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اب ہزاروں فی سبیل اللہ ہینڈ پمپ لگوانے کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ جن علاقہ جات میں یہ خدمت کا کام کر چکے ہیں۔ ان کی فہرست تو بہت زیادہ لمبی ہے۔

لیکن چند ایک علاقہ جات کے نام کیے ہیں۔ رکھ عظمت والا، اللہ آباد، کوٹلہ دیوان، کوٹلہ مغلان، بستی خلیلانی، درخواست جمال، درخواست جمال شرقی، درخواست جمال، درخواست جمال غربی، درخواست جمال شمالی، درخواست جمال جنوبی، چوٹی، بکھر وا، فاضل پور، راجن پور کوٹ مٹھن، حاجی پور اور مظفر گڑھ وغیرہ میں فی سبیل اللہ ہینڈ پمپ لگائے جا چکے ہیں۔ اور اب تک یہ مشن جاری ہے۔ موصوف کی طرف سے منتخب شدہ چیئر مین اور معاون جا کر پہلے وہاں پر وزٹ کرتے ہیں۔ اور ان کی مکمل زیر نگرانی میں ہینڈ پمپ کو لگایا جاتا ہے۔ اور ہینڈ پمپ کے افتتاح کے موقع پر موصوف دعا کے لیے خود وہاں پر تشریف لے کر جاتے ہیں۔ اس کا وزٹ کرتے ہیں اور مکمل طور پر مطمئن ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ کام احسن انداز سے سرانجام دیا جا رہا ہے۔ اور اس خدمت کی وجہ سے کئی غیر مسلم مسلمان ہوئے۔ اور اسی محبت کو دیکھتے ہوئے کئی نفرت کرنے والوں نے محبتوں کے جال بچھائے۔ اور قرآن و سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عہد کیا ہے الحمدللہ۔[26]

ب: مولانا اور تحریک ختم نبوت

تحریک ختم نبوت میں موصوف نے اپنے خطابات اور اپنی تحریر کے ذریعے سے اس تحریک میں معاونت کرنے میں پیش پیش رہے۔ اپنے شاگردوں اور نوجوان مبلغین کو اکٹھا کر کے یہی پیغام دیتے رہے۔ کہ ہر خطبہ ہر درس اور ہر کانفرنس میں ختم نبوت کے پرچار کو عام کیا جائے۔ اور موصوف کی زیر نگرانی علاقہ بھر میں کئی کانفرنس تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حوالے سے منعقد کروائی جاتی ہیں۔[27]

---

[26]Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.
[27] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.

ج: مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ساتھ آپ کی وابستگی

موصوف کی خدمات کو دیکھتے ہوئے پروفیسر عبد الرحمن لدھیانوی امیر مرکز جمعیت اہل حدیث پنجاب نے صوبہ پنجاب کا پانچ سال کے لیے نائب ناظم اعلی مولانا محمد اسماعیل ساجد کو منتخب کیا۔ پروفیسر عبد الرحمان اور دھیانوی کے بعد پروفیسر عبد الستار حامد امیر مرکزیہ پنجاب کے منصب پر فائز کیے گئے۔ تو انھوں نے بھی موصوف کی خدمات کو دیکھتے ہوئے انہیں دوبارہ نائب ناظم اعلی مرکزیہ صوبہ پنجاب کے عہدے پر فائز کیا۔ پروفیسر عبد الستار حامد کے بعد مولانا عبد الرشید حجازی حفظہ اللہ کو امیر پنجاب کا عہدہ دیا گیا۔ تو انھوں نے بھی موصوف ہی کی خدمات کو دیکھتے ہوئے تیسری مرتبہ نائب ناظم اعلی مرکزیہ صوبہ پنجاب منتخب کیا۔ تقریبا 15 سال کے عرصے ہو چکا ہے۔ کہ موصوف نائب ناظم اعلی مرکزیہ پنجاب کی حیثیت سے دین کی خدمات کو سرانجام دے رہے ہیں۔[28]

د: بیت اللہ کی زیارت

موصوف اپنی زندگی میں ابھی تک تین حج کر چکے ہیں پہلا حج 2000 میں کیا دوسرا حج 2009 میں کیا اور تیسرا حج 2024 میں کیا۔ پہلے دونوں حج شاہی مہمان بن کر جانے کی سعادت حاصل کی تھی۔ تقریبا اب تک 36 عمریں کرنے کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ موصوف اپنی ہر دعا میں یہ کہتے ہیں۔ کہ اے اللہ ہمیں بار بار بیت اللہ کی زیارتیں حج اور عمرہ کرنے کی سعادتیں نصیب فرما یقینا یہ ان کی دعا کی قبولیت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ جام پور سے تقریبا 30 کلومیٹر کی دوری پر داجل کا ایک علاقہ موجود ہے اکثر لوگ کہتے ہیں۔ کہ ساجد صاحب آپ نے تو مکہ اور مدینہ کو داجل بنا رکھا ہے۔ کہ اتنی مرتبہ ماشاءاللہ آپ بیت اللہ کا چکر لگا آئے ہیں۔ یہ سب اللہ رب العزت کے فضل وکرم کا نتیجہ ہے الحمد للہ۔

ر: آپ کی عائلی زندگی

موصوف کی شادی وڑائچ خاندان میں چوہدری محمد احسن صاحب کی چھوٹی بہن کے ساتھ ہوئی۔ اور اس شادی کے لیے اہم کردار علامہ مفتی مناظر اسلام عبد الرحمن شاہین حفظہ اللہ، فضیلتہ الشیخ شعیب جامعی حفظہ اللہ اور فضیلتہ شیخ عبد الباسط چنگوانی حفظہ اللہ نے رشتہ کروانے میں اہم کردار ادا کیا۔ موصوف کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں ایک بیٹا کپڑے کی تجارت اور ساتھ کھیتی باڑی کا کام کرتا ہے۔ اور دوسرا بیٹا عالم دین ہے اسے دین اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر رکھا ہے۔[29]

مبحث رابع: مولانا کے فلاحی کام

الف: شعبہ تعمیر مساجد

موصوف کی مسلسل جدوجہد اور محنت کو دیکھتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی جانب سے شعبہ تعمیر المساجد ضلع راجنپور کا نگران بھی موصوف ہی کو مقرر کیا گیا۔ موصوف کی زیر نگرانی تقریبا 300 مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ جن میں چند ایک کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1: جامع مسجد الانصار اہلحدیث محمد پور دیوان تحصیل جامپور ضلع راجن پور

2: جامعہ مسجد عائشہ صدیقہ اہلحدیث کوٹلہ شیر محمد

3: جامع مسجد الفرقان اہل حدیث نزد شیلر داجل روڈ جامپور

4: جامع مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ داجل بائی پاس جامپور

[28] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, Shām 6 Baje..
[29] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.

5: جامع مسجد بنی تمیم منصور آباد کالونی راجن پور

6: جامع مسجد ابوھریرہ سدرہ گارڈن راجن پور

7: جامع مسجد علی بن ابی طالب طیبہ ٹاؤن نزد واپڈا اسٹیشن راجن پور

8: جامع مسجد توحید، رحمت رسول کالونی عاقل پور روڈ راجن پور

9: جامع مسجد محمدی اہلحدیث بستی مہانہ راجن پور

10: جامع مسجد ابو بکر صدیق چوک الہ آباد راجن پور

ب: ادارہ تبلیغ اسلام جامپور

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ملک پاکستان کا ایک معروف ترین ادارہ ہے جسکے مدیر موصوف کے بڑے بھائی مولانا یسین راہی حفظہ اللہ اور نائب مدیر مولانا محمد اسماعیل ساجد حفظہ اللہ ہیں اس ادارے کے تحت مفت اسلامی کتب چھپوا کر پوری دنیا میں فی سبیل اللہ تقسیم کی جاتی ہیں۔ اس ادارہ کے تحت سب سے زیادہ چھپنے والی کتب کے مصنف موصوف خود ہی ہیں اور یہ کتب فی سبیل اللہ تقسیم کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے بے شمار کتب اور قرآن مجید فی سبیل اللہ تقسیم کیے ہیں۔ اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ قرآن مجید کی تفاسیر میں احسن البیان، تفسیر القرآن العظیم، تیسیر القرآن، تفسیر ابن کثیر اور معانی القرآن وغیرہ کے بے شمار نسخے چھپوا کر فی سبیل اللہ تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ اور یہ مشن اب تک جاری ہے۔ ان نسخہ جات کا تعین کرنا مشکل ہے۔ اس کے علاوہ دارالسلام کی مشہور مذہبی کتب خرید کر ملک کے کونے کونے میں فی سبیل اللہ تقسیم کی جاتی ہیں۔ ان کتب میں سے چند کتب درج ذیل ہیں:

سیرت انسائیکلوپیڈیا، صحیح البخاری، صحیح المسلم، سنن ابو داؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی، مشکاۃ المصابیح، بلوغ المرام، ریاض الصالحین، نخبۃ الحدیث، مسند احمد، سنن کبری للبیہقی، موطا امام مالک، نماز نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عالم آخرت، پیغمبر رحمت، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام کے منقبت کے واقعات، سیرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ، سیرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ، سیرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ، سیرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ، سیرت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما، سیرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا، سیرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا، سیرت بنات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اخلاق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت والد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت معلم، سفینہ نجات مثالی خواتین، نوجوانوں کا مثالی کردار، فتاوی برائے خواتین، حسن سلوک، زندگی، توبہ، آب حیات، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، آن لائن تجارت، خزانہ آخرت، آخرت کی تیاری، محشر کی سختیاں، آبادی اور ترقی، فتاوی اسلامیہ، فتاوی اصحاب الحدیث، آفتاب نبوت کی سنہری شعاعیں، اصول تفسیر، اصول فقہ، اسلامی عقیدہ، اسلامی جنتری، ارکان اسلام، جہاد کے احکام ومسائل، تجارت کے احکام ومسائل، حجیت حدیث، حقوق اللہ حقوق العباد، حقوق الزوجین، حقوق الوالدین، تحفۃ العروس، حقوق و فرائض، حصن المسلم، خواتین اور رمضان المبارک، خواتین کے امتیازی مسائل، نکاح کے احکام ومسائل، طلاق کے احکام ومسائل، تربیت اولاد، دین کامل کے امتیازات، دنیا کا سفر، رہبر ورہنما، روشنی کے مینار، زندگی سے لطف اٹھائیں، زکوۃ عشر اور صدقۃ الفطر، شکر توبہ اور ہم، شرک، توحید، لباس اور پردہ، کیا اسلام داڑھی میں ہے، نور القرآن، نعت گوئی کے آداب، نماز باجماعت سے پیچھے رہنے والے، منہاج المسلم اور حج وعمرہ کے احکام ومسائل وغیرہ کے علاوہ بے شمار کتب کو خرید کر فی سبیل اللہ تقسیم کرنے کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔

موصوف کی اس محنت کی وجہ سے کئی بے دین گھر دین اسلام کو قبول کر چکے ہیں۔ اپنے باطل نظریات، خرافات کو چھوڑ کے ایک اللہ کی عبادت کرنے والے بن گئے ہیں۔

ج: آپ کی تصانیف

مولانا محمد اسماعیل ساجد مصنف کتبِ کثیرہ ہیں۔اب تک تقریبا 60 سے زائد کتابوں کو لکھ چکے ہیں۔کئی کتب کے ناشر ہیں۔اور کئی کتب آپ نے عرض ناشر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دی ہیں۔موصوف کی 25 سے زائد کتب ایسی ہیں۔کہ جو کئی مرتبہ شائع ہو کر فی سبیل اللہ تقسیم کی جا چکی ہیں۔جن کی فہرست مدرجہ ذیل ہے۔

نمبر	عنوانات	نمبر	عنوانات
1	قربانی کے احکام ومسائل	11	دعائے استخارہ
2	رمضان المبارک کے احکام ومسائل	12	اسوہ حسنہ
3	نبوی وظائف صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	13	طب نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
4	پنج سورہ	14	رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا دستر خوان
5	بارہ سورہ	15	فضائل درود شریف
6	نبوی دعائیں	16	عمل قلیل اجر کثیر
7	دعا ودم سے مسنون علاج	17	محمدی نماز کے اہم مسائل
8	نبوی احکام ومسائل	18	بیماری سے قبر تک
9	نبوی نماز	19	میت کو غسل کفن اور دفن کے احکام
10	اتباع رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہی جنت کا راستہ	20	شرعی دم سے علاج

ان کے علاوہ ایسی کتب جو ایک مرتبہ شائع ہو کر فی سبیل اللہ تقسیم ہوئی ہیں:

نمبر	عنوانات	نمبر	عنوانات	نمبر	عنوانات	نمبر	عنوانات
1	اتباع رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جنت کی کنجی	21	فتاوی اصحاب الحدیث	41	اللہ کے ہاں قابل فخر لوگ	61	عذاب قبر اور ان سے نجات پانے والے خوش نصیب لوگ
2	قرآنی وظائف	22	آئینہ پرویزیت	42	تحریک ختم نبوت	62	شیطان سے کیسے بچیں
3	والدین کے ساتھ حسن سلوک	23	نجات یافتہ کون	43	آیت الکرسی	63	رمضان المبارک کے احکام ومسائل
4	تربیت اولاد	24	منہاج المسلم	44	تحفۃ العروس	64	لباس کے احکام ومسائل
5	غیبت کے نقصانات	25	فتاوی خواتین	45	ارکان اسلام وایمان	65	نکاح کے احکام ومسائل
6	چغل خوروں کا انجام	26	حجت حدیث	46	طریقہ نماز	66	طلاق کے احکام ومسائل
7	نماز نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	27	محمد رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	47	عذاب قبر	67	ایک مجلس میں تین طلاقیں
8	مثالی معاشرہ	28	اسلامی وظائف	48	نماز جنازہ	68	انکار حدیث کا نیا روپ
9	تقوی اور اس کے ثمرات	29	کبیرہ گناہ	49	سیرت ابراہیم علیہ السلام اور اس کے تقاضے		
10	اسمائے حسنی	30	رحمت عالم	50	صحیح احادیث قدسیہ		

11	شکر کے فوائد و ثمرات	31	جب دنیا ریزہ ریزہ ہو جائے گی	51	رحمت عالم		
12	غموں کا علاج	32	مثالی مسلمان	52	مہر نبوت		
13	درود و سلام کی برکات	33	سیرت فاطمہؓ	53	مقالات مولانا ارشاد الحق اثری		
14	اجر کثیر عمل کثیر	34	سیرت عائشہؓ	54	معانی القرآن		
15	میت کو نفع دینے والے اعمال	35	قرات خلف الامام	55	احسن التفسیر		
16	جنت میں لے جانے والے اعمال	36	رفع الیدین	56	تفسیر قرآن العظیم		
17	دعائیں التجائیں	37	مشکل کشا کون	57	قربانی اور عقیقہ		
18	گناہوں کو دھونے والے اعمال	38	صف بندی	58	ذوالحجہ کے احکام و مسائل		
19	توبہ استغفار	39	جنت کا راستہ	59	سیرت صحابہ		
20	شرعی دم	40	قرآن مجید	60	رحمت العالمین		

مولانا محمد اسماعیل ساجد تصنیف و تالیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ علم ہے۔ تمام علوم اسلامیہ پر ان کی نظر وسیع ہے۔ اور اس فن کی مہارت رکھتے ہیں۔ تحریر میں ان کو خاص ملکہ حاصل ہے۔ ان کی تحریر فنی فکری اعتبار سے اپنے موضوع کو مکمل احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ ان کا موضوع گہرا مطالعہ باریک بینی، تڑپ، رقت قلب، زندگی اور وجدان کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کی تحریروں میں ایک تسلسل پایا جاتا ہے۔ ان کی تحریریں حالات حاضرات کی عکاسی کرتی ہیں۔[30]

د: رہائش

موصوف کا پہلا گھر گلی چمن شاہ محلہ طوطارام سندھی گیٹ میں تھا۔ مکان کے تنگ اور گلیوں کی تنگی کی وجہ سے موصوف نے پھر اپنا گھر محمدیہ کالونی نزد غرباء مسجد اہل حدیث بنایا تھا۔ پھر آپ نے جس وقت مرکز اہل حدیث جام پور کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا۔ تو آپ عرفان آباد کالونی میں اپنے مرکز کے بالکل سامنے تشریف لے آئیں۔ وہی پر اب اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ر: دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

حضرت مولانا محمد اسماعیل ساجد حفظہ اللہ کو یہ بھی فضیلت حاصل ہے۔ کہ انہوں نے خواب میں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درجنوں مرتبہ زیارت کی ہے۔ اور انہی کے ساتھ ساتھ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی، سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی زیارت کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ موصوف فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اذکار کر کے سویا تو ایک مسجد جس کا نام سیدنا بلال رضی اللہ تعالی عنہ داجل دوڑ جامپور میں واقع ہے۔ میں نماز عصر ادا کرنے کے لیے مسجد میں داخل ہوا عصر کی نماز کے لیے اکہری تکبیر کہی گئی۔ عصر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پڑھائی۔ اور صحابہ کرام نے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے بھی ان کے ساتھ نماز عصر ادا کی تھی۔ اکہری تکبیر کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پاؤں کے ساتھ پاؤں ملائے ہوئے تھے۔ اور رفع الیدین کر رہے تھے۔

---

[30] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 Mārch 2024, Shām 6 Baje.

ایک دوسرے خواب میں کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں

ایک بہت بڑا کھلا میدان ہے۔ میں نے وہاں پر سیدنا شیر خدا علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کو سب سے پہلے دیکھا۔ ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا ان کے بعد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا اور سب سے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور پیغمبر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ اونچی آمین کہنا سنت ہے تو آپ سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جی ہاں یہ سنت ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ سوال میں نے پہلے صحابہ کرام سے بھی کیا تھا۔ تو صحابہ کرام نے بھی فرمایا کہ یہ سنت ہے۔[31]

خلاصہ بحث

مولانا اسماعیل ساجد کا تعلق جامپور، ضلع راجن پور، پنجاب سے ہے، آپ کا شمار علاقہ کی ان شخصیات میں ہوتا ہے کہ جنہوں نے علاقہ بھر میں دینی سماجی و فلاحی خدمات میں ایک مقام بنایا ہے۔ آپ کی دینی خدمات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ جامپور میں ایک بڑے تعلیمی ادارہ "جامعہ محمدیہ" کے ذمہ دار ہیں۔ آپ کی تدریسی و تصنیفی خدمات قابل ستائش ہیں، خصوصاً علاقہ بھر میں دینی کتب اور دینی لٹریچر کی تقسیم و اشاعت میں آپ کا کردار نمایاں ہے۔ مولانا موصوف کا شمار علاقہ کی ان اہم شخصیات میں بھی ہوتا ہے کہ جو علاقہ کے سماجی و فلاحی امور پر بھی توجہ رکھتے ہیں اور لوگوں کے مسائل و معاملات میں حتی الوسع ان کی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Sājid, Muhammad Ismā'īl. *'Aṭā' al-Raḥmān*. Jāmpūr: Jāmi'at Muhammadīyah, 2024.
* Aḥmad ibn Ḥusayn. *Shu'ba al-Īmān*. Indiyā: Maktabah Na'īmīyah, 2005.
* Abūdā'ūd. *Sunan Abī Dā'ūd*. Karāchī: Maktabah al-Shaykh, 2006.
* Nawwi, Yahyā. *Ryadh al Salihen*. Lahore: Darusālām, 2015.
* Aḥmad ibn Ḥusayn. *Al-Jāmi' Shu'ba al-Īmān*. Nāshirūn: Maktabah al-Rashīd, 2000.
* Ma'bwd, M. A. *Ta'rīk Medinah Munawrah*. Nāshirūn: Maktabah Reḥmaia, 2016.
* Yousf, Jāmāl u din. *Toḥfatul Ashraf*. Nāshirūn: Dārul ghrb āl islami, 1999.

[31] Muhammad Ismā'īl Sājid, az 'Aṭā' al-Raḥmān, Jāmpūr, Jāmi'at Muhammadīyah, 27 March 2024, Shām 6 Baje.